

ان تصدیقات کے لئے ضروری ہے کہ
مجلس انصاریہ کے اراکین ہوں

مجلس انصاریہ کے اراکین ہوں
مجلس انصاریہ کے اراکین ہوں

ان تصدیقات کے لئے ضروری ہے کہ
مجلس انصاریہ کے اراکین ہوں

اغراض و مقاصد

۱۔ صحیح اسلامی اصولوں کے
مقتضیٰ مسلمہ اور ان کی عکس
۲۔ تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
۳۔ اصلاح و اشاعت علوم دینیہ
۴۔ ترویج دارالعلوم عربیہ
۵۔ اصلاح رسوم و بائعات
۶۔ شریعت اسلامیہ

مجلس انصاریہ

شرح چندہ

معاونین سے
عوام سے
برادریاں
تاریخ اشاعت
ہر تقریری ماہ کی یکم و ۱۵ کو بھیرہ
پنجاب سے شائع ہوتا ہے

جمہوریہ
مدینہ
ظہور و ترقی

جلد ۱۲ بھیرہ پنجاب۔ ۹ اشوال ۱۳۵۸ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۹ء نمبر ۱۲

مَنْ ابْصَرَ حَالَةَ اللَّهِ!

وقت پر کافی ہے فطرہ اور خیرات کا کام

پہل چکا جب تک پھر رہا ہے کسی کام کا

حزب انصاریہ کی دس سالہ کارگزاری کا خلاصہ اور مختصر و مفید و اصحاب کی خدمت میں اشاعت کی درخواست

دس سال کے عرصہ میں حزب انصاریہ نے جو شاندار اسلامی خدمات انجام دی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ (۱) دارالعلوم عربیہ بھیرہ پنجاب کا جامع مسجد میں اپنی شاخوں کے ساتھ اجراء جسمیں اب تک قریباً ۷۰ طلبہ تعلیم حاصل کر چکے ہیں (۲) دارالمبلغین کے ذریعہ مبلغین کی جماعت پیدا کی گئی (۳) مبلغین کے ذریعہ طول و عرض ہند میں احکام اسلامیہ کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیا گیا مبلغین نے اس عرصہ میں سیدل یا سواری کے ذریعہ ہزار ہا میل کا تبلیغی سفر اختیار کیا (۴) مذاہب باطلہ کے ساتھ مسترہ کامیاب مناظرے ہوئے (۵) فرقہ باغی باطلہ کی تیج کٹی کے لئے تحریر و تقریر کے ذریعہ سے ملک میں اہل سنت کے حق میں فضا پیدا کی گئی۔ (۶) قریباً پچھتر ہزار کی تعداد میں تبلیغی لٹریچر ملک میں تقسیم کیا گیا۔ (۷) جریدہ شمس الاسلام کے ذریعہ خدمات انجام دی گئیں (۸) تنظیم و بے کس بچوں کی کثیر تعداد کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا (۹) شہابی پنجاب کے دیہات میں چھ سو مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد ہوئے (۱۰) نو عظیم الشان سالانہ کانفرنس بھیرہ میں منعقد ہوئی (۱۱) مسلم نوجوانوں کی صحیح اسلامی اصولوں کے ماتحت عسکری تنظیم یعنی فوج محمدی کا قیام۔

ان امور کی گزارش کے بعد جملہ ہمدردان ملت کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ اس اسلامی ادارہ کی مالی اعانت فرما کر ممنون فرمائیں اس وقت حزب انصاریہ پر ڈیڑھ سہارہ روپیہ سے زائد قرضہ ہے جس کی ادائیگی کے بغیر جماعت کا مستقبل خطرہ میں ہے۔

(مَدَنی)

شمس اسلام

بھیرہ - یکم دسمبر ۱۹۳۹ء

مسلم لیگ اور خاکسار خداوندان لیگ کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش

(قسط سوم)

گذشتہ دو اشاعتوں میں عنوان مذکور بالا کے ماتحت ہم حسب ذیل حقائق کا اظہار کر چکے ہیں۔

۱۔ گذشتہ صدی میں نام نہاد اعیان اتحاد و مصلحین قوم و سیاسی زعماء کی مساعی کا نتیجہ امت مسلمہ میں مزید فترت و افتراق کی صورت میں طاس ہو گیا۔ انہوں نے اتحاد و تنظیم کی آڑ میں نئے نئے فرقے قائم کئے۔

۲۔ علمائے اسلام نے سرے سے فرقہ کے داعی سے جنگ کی اور فرقہ بندی سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سر زمانہ میں جدوجہد کی مگر ان کی اس جدوجہد کو ہمیشہ سیاسی زعماء نے تنگ خیالی، لپٹ دہشت اور کفر سازی سے تعبیر کیا۔

۳۔ نئے فرقہ کے بانی نے اپنے مفاد صد کی کامیابی کے لئے علمائے کرام کو سب و شتم کا نشانہ بنایا۔

۴۔ اہل سنت و الجماعت نے شیعوں کے ساتھ ہمیشہ رواداری و مدارات کا برتاؤ کیا۔ مگر شیعوں نے سر موذیہ ریسٹوں کے ساتھ غداری کی۔ دور حاضر میں شیعوں نے شراعتی پیشینہ کا آغاز کر کے سنی و شیعہ اتحاد پر کاری ضرب لگائی ہے۔

۵۔ ایک نواوریک ہو، کے بجائے قرآنی تعلیمات کے مطابق دینیک بن کر ایک ہو، کمنا زیادہ مناسب اور ضروری ہے۔ سر اتحاد اور تنظیم کو مستحسن قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہم صرف اسی دعوت اتحاد پر لبیک کہہ سکتے ہیں جو اعلیٰ کلمۃ اللہ کے لئے ہو۔ اور جس کا مقصد ہمیں تعلیمات اسلام سے دور کرنا نہ ہو۔ ایک نئے سے پہلے متقی ہو مسلم ہونا۔ اور کتاب و سنت سے متشکک حاصل کرنا ضروری ہے۔

۶۔ گزشتہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کی عسکری تنظیم کے کئی مدعی طاس ہوئے۔ مگر انہوں نے قوت حاصل کرنے کے بعد احکام اسلام سے لغاوت و روگردانی اختیار کی، ختم القی، حسن ابن صباح و دیگر کئی ملحدین اس عسکری تنظیم کے ذریعہ اپنے ناپاک مقاصد میں کامیاب ہوئے۔ لہذا آج بھی جو لوگ تنظیم و عسکریت کے نام پر مسلمانوں میں فرقہ بندی پیدا کر رہے ہیں۔ ان کے مذہبی رجحانات و سیاسی عزائم پر غور کرنا ضروری ہے۔

۷۔ اسلام میں سرورہ سیاست جو مذہبی تعلیمات کے خلاف ہو اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔ ہم سیاسی مسئلہ کو مذہبی عینیت سے دیکھنے پر مجبور ہیں۔ دور حاضرہ میں بھی گذشتہ صدی کے داعیان اتحاد کے نقش قدم پر چل کر ہمارے سیاسی زعماء علمبرداران مذہب کے خلاف محاذ جنگ قائم کر کے خطرناک غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

خاکساروں کی تنظیم
آج کی اشاعت میں ہم تحریک بھی تمام گذشتہ باطل تحریکوں کی طرح امت مسلمہ میں مزید فرقہ برپا کرنے کا باعث بن رہی ہے خاکساروں کا قائد مشرقی بھی اتحاد و تنظیم کے خوشنما الفاظ کی آڑ میں اپنا ایک نیا مذہبی و سیاسی گروہ پیدا کر رہا ہے مسلمانوں کے سرگروہ کی بدگوئی اس کا شعار قرار پا چکا ہے مشرقی صاحب کا اصل مقصد اگر تنظیم بین المسلمین ہوتا۔ تو ان کا یہ مقصد "مولوی" کے خلاف اعلان جنگ کہنے بغیر بھی حاصل ہو سکتا تھا۔ علمائے کرام کے خلاف محاذ جنگ قائم کرنے اور "مولوی کا غلط مذہب" نام کے مندرسے شائع کئے

یہ مسلم نوجوانوں کو عسکری تنظیم کے لئے آمادہ کیا جاسکتا تھا اسلامی عقائد کے ساتھ تسخیر و استعمار۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا استحضار، اور تمام عالم اسلام کی گمراہی کا فتوے صادر کر کے مشرقی صاحب نے اپنے پیشر و ملحدین کی باز آوازہ کر دی ہے مشرقی کے لٹریچر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ خاکسار تحریک کا مقصد مسلمانوں کی تنظیم نہیں ہے۔ بلکہ مذہب سے دل پروا شیعہ اور مذہبی قبو سے بھرائے ہوئے آزادی پسند نوجوانوں کی تنظیم کر کے حامیان مذہب کا قلع قمع کرنا اور نازوں و فطانیوں کے نقش قدم پر چل کر باطن مشرقی کو ملک کا غلام بنانا ہے مشرقی صاحب اپنے اس مقصد کو واضح الفاظ میں بیان کر چکے ہیں۔ مگر انہیں اس گمراہی مذہبی و سیاسی زعماء نے آج تک اس عظیم الشان خطرے کو بڑے طور پر محسوس نہیں کیا۔ سیاست زدہ اشخاص خاکساروں کی عسکری تنظیم کی تعریف و تہلیل میں رطب اللسان ہیں مسلم لیگ ان کی حمایت پر آمادہ ہے ارکان اسمبلی و لوگوں کے حصول کیلئے مشرقی صاحب سے بار بار کانٹھارے ہیں۔ حکومت کو بھی چپاس ہزار سپاہیوں کی پیشکش کے ذریعہ اپنا

منوا بنا لیا گیا ہے۔ خاکساروں کے ترجمان "الاصلاح" کے ذریعہ عجیب و غریب عیاری و سکاری سے کام لے کر مذہبی عقول کے خلاف نوجوانوں کے قلوب میں نفرت پیدا کی جا رہی ہے۔ دور حاضرہ کے اس حسن ابن صباح ثانی نے اعلان کر دیا ہے کہ

"ہم خاکسار (ایکبار، جاننا و غیر جاننا) قوم کو نقصان پہنچانے والے یا قوم سے نفع اٹھانے والے غدار لیڈروں کی فہرست..... کے جانی دشمن ہیں۔ اور ان سے انتہائی انتقام لینے کے لئے کھڑے ہیں۔ خواہ اس میں انتہائی قربانی کرنی پڑے" (اعلان ۲۲۶ء ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

مولوی کا آج کل کا تباہ و برباد ستارہ غلط ہے۔ خاکسار سیاسی اس غلط مذہب کو صفحہ زمین سے مٹانے اور اس کی جگہ نئی اسلام پھر رائج کرنے کے لئے اٹھا ہے۔

(اعلان ۲۲۶ء ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

کیا ان تصریحات سے یہ ظاہر نہیں کہ مشرقی صاحب جس کو غدار لیڈر قرار دیں۔ اس کی جان کا دشمن تھے اور اس سے انتہائی انتقام لینے کے لئے خاکساروں کی جماعت قائم کی گئی ہے۔ نیز مشرقی صاحب جو کہ صحیح مذہب قرار دیں اور جس امر کو نبوی اسلام کہیں اس پر عمل کر کے سیرہ صد سالہ اسلام سے روگردانی اختیار کرنا سر خاکسار کا مذہبی فرض ہے۔ کیا سرفرقہ کے داعی نے مسلمانوں کے مذہب کو غلط قرار دے کر اپنی تعلیمات کو اصلی اور نبوی قرار نہیں دیا۔ کیا یہی تنظیم ہے، یہی اتحاد ہے اور اس اتحاد کے حصول کے لئے بازاروں میں چپ و راست کی صدائیں بلند کی جاتی ہیں۔

خاکساروں کا اسلام
اصلی اور نبوی اسلام رائج ٹریکٹ غلط مذہب کے صفحہ ۷ پر لکھتا ہے۔

"ہم نہیں بنانا چاہتا ہوں کہ خاکسار مذہب ان میں صرف اس لئے اٹھے ہیں۔ کہ مولوی کا اسلام غلط ہے.....

..... خدا کی مسلمانوں پر بھیجی ہوئی آخری کتاب میں آج کل

کے مولوی کے لئے ہوئے اسلام کا ایک حرف و جوبہ ہیں"

اسی ٹریکٹ کے صفحہ ۱۶ پر خاکساروں کے اسلام کے متعلق حیرت انگیز انکشاف کرتا ہے کہ

"خاکسار تحریک بننا اور کھٹکھٹ خالص اور بے راد مذہب

اسلام ہے اس کے سوا کوئی مذہب مذہب اسلام نہیں"

جو لوگ خاکسار تحریک کو خالص اصلاحی اور سیاسی تحریک قرار دیتے ہیں اور اسے مشرقی کے مذہبی خیالات کی اشاعت کا نتیجہ نہیں سمجھتے وہ ہم انہیں کھول کر مشرقی صاحب کے ان ارشادات پر غور کریں۔ مشرقی صاحب "خاکسار کی پہلی فتح" کے صفحہ پر اعلان فرماتے ہیں۔

"خاکسار تحریک خالص مذہبی و اصلاحی اور معاشرتی

تحریک ہے..... خاکسار تحریک سیاسی تحریک نہیں"

ایک مذہبی تحریک کو مذہبی نقطہ نگاہ سے مطالعہ کرنا ضروری ہے مذہب کے متعلق مذہب کے جاننے والے (یعنی علماء) ہی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اگر مصر، ہندوستان، افغانستان، سرحد آزاد، عرب و عجم و فلسطین کے علمائے کرام نے قرآن و سنت کی روشنی میں مشرقی کی تصانیف اور اس کی تحریک کا مطالعہ کر کے اس کے خلاف فتوے دے دیے ہیں۔ تو اس میں انہوں نے کون سا جرم کیا ہے۔ مذہب کے معاملہ میں مذہب سے نا آشنا اشخاص کی رائے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

۱۱ منسلک

شہد اسلام

بھیرہ یکم دسمبر ۱۹۳۹ء

ادارہ عالیہ شہد عسکرۃ

موضوعہ ۸-۹-۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء بروز جمعہ مہنتہ و انوار فوج بھیری
کافوجی مظاہرہ و کیمپ بمقام راولپنڈی منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ
میں حسب ذیل ہدایت پر عمل کرنا کیمپ میں شامل ہونیوالے
انصار کے لئے ضروری ہوگا۔

اعلامات منجانب ادارہ

۱- راولپنڈی مرکزی کیمپ کے ہتھم میں غلام ربانی صاحب نظام فوج سکسلا
و علی الحد صاحب نظام فوج لوسر شرف مقرر کئے گئے ہیں۔

۲- ایم عبد اللطیف صاحب نائب امیر العسکر راولپنڈی کیمپ کے سیکریٹری اور
میں محنت دین صاحب نائب سیکریٹری اور کیمپ کے نائب جناب کوئی شیر زمان
صاحب نائب عاکر شمالی مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور با فضل الہی صاحب
کو کیمپ کا سنٹری مقرر کیا گیا ہے۔

۳- کھانے والی نفری کی صحیح تعداد ہر مقامی ہتھم کیمپ
کے پاس لکھوائے گا۔

۴- کیمپ میں شریک ہونے والے سربش سپاہیوں کے
لئے ایک باورچی ان کے ذمہ ہوگا۔

۵- کیمپ کا داخلہ ۱۲ ماہ شوال ۱۳۵۸ھ مطابق ۸ دسمبر
۱۹۳۹ء کو گیارہ بجے دوپہر کو بند کر دیا جائیگا۔

۶- کیمپ میں تمام افسر عہدیدار سپاہی اپنے سے بالا افسر
کو فوجی سلام کریں گے۔ جس کے ساتھ السلام علیکم کہنا
ضروری ہے۔

۷- (نقص) شریک ہونے والے سپاہی وقت کا خیال رکھیں
داخلہ نہ ہو جانے کے بعد کیمپ میں شریک ہونا مشکل ہو
جائے گا۔

کیمپ کا پروگرام

۱- بعد نماز صبح ایک گھنٹہ درس قرآن مجید ہوگا جس میں تمام
سپاہیوں اور افسروں کا حاضری ہونا لازمی ہوگا۔ درس کے
بعد ایک گھنٹہ کے لئے چائے وغیرہ کی چھٹی ہوگی۔

۲- پھر بجلی کی آواز پر تمام سپاہی ایک جگہ اکٹھے ہونگے جہاں
پر ناظم تبلیغ نصف گھنٹہ لیکچر دیگا جس کے بعد سپاہی باہر
کرتے ہوئے شہر یا قصبہ محققہ میں دو گھنٹہ گشت بحریہ
بعد روٹی کھانے کی چھٹی ہوگی۔

۳- ایک بجے اذان ہوگی۔ اور ڈیڑھ بجے نماز ظہر سے
فارغ ہو جائینگے۔ نماز کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے

۴- پہرہ دار کو حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی غیر شخص کو بغیر پاس
کے کیمپ کے اندر داخل نہ ہونے دے۔

۵- اسلحہ خانہ کے دوپہر وار سبک وقت کھڑے کئے جائینگے
رجن کی تبدیلی سرور گھنٹہ کے بعد کی جائیگی ایک اسلحہ خانہ

کے پاس خزانہ پر کھڑا ہوگا۔ رچو صرف دس قیوم تک ادھر
ادھر منتقل کئے گا۔ دوپہر ابھر سے آنے والے راستہ میں

کھڑا ہوگا۔ بنا کہ کوئی غیر شخص بغیر اجازت نامہ کے کیمپ میں
داخل نہ ہونے پائے اس کو چالیس قیوم تک ادھر اور ادھر

بٹکنے کی اجازت ہوگی اس کے ادھر ادھر ہٹنے وقت اس
کی جگہ خزانہ کا پرے در خیال رکھے گا۔

۸- امیر عسکر پاس سے بالا افسر کے باہر سے پہلی بار جانے پر
اسلحہ خانہ کا پریدار اس فعل اسلحہ، کر کے زور سے

محافظہ الصفت کا آواز دے۔ اس آواز کے سننے پر
محافظ عہدیدار الصفت کا حکم دے پھر محافظ دستہ اپنے

عہدیدار کے حکم پر معہ دوپہر واروں کے رچو اپنی جگہ پر
ہی کھڑے ہونگے اس افسر کو سلامی دینگے۔ افسر کے

سلامی لیکر چلے جانے کے بعد عہدیدار محافظ دستہ کو
بغیر پہرہ داروں کے (اختصاصی کر دے۔

۹- پہلے پہرہ دار کا وقت پورا ہو جانے پر وہ اپنے عہدیدار کو
اطلاع دے کہ دوسرا پہرہ دار کھڑا ہو کر دوسرا پہرہ دار

کی تبدیلی عہدیدار کے ذمہ ہوگی۔

۱۰- تمام پریدار معہ اپنے عہدیداروں کے ایک ہی خیمہ میں بیٹھیں گے
جن کی تعداد حسب ذیل ہوگی:-

عہدیدار ۲- لیگلر ۱- سپاہی ۶- میزبان ۹- اسلحہ خانہ میں
ہر وقت دوپہر واروں، ایک عہدیدار ایک لیگلر اور

دو سپاہیوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔

۱۱- دن کو یارات کو خطرہ کا بجلی بجھنے پر محافظ دستہ اپنی مقررہ
جگہ پر الصفت ہوگا۔ اور پہرہ دار دو دو کئے جائینگے۔

۱۲- رات کو بجکر کے بتائے ہوئے وقتوں پر لیگلر کو بیدار کرنا
اور وقت کا گھنٹہ بجانا باہر والے سنٹری کے فرائض

میں داخل ہوگا۔

۱۳- رات کو کوئی والا انصحب گشت پر آئے تو پہرہ دار
اس کو بکارے (کون ہے) اگر وہ امیر کا لفظ کہے تو پہرہ دار

اس کو "قہر آمین" کا لفظ کہہ کر محافظ الصفت کا
آواز زور سے دے "قہر آمین" کے آواز پر افسر اسی جگہ

کھڑا ہو جائے۔ اور محافظ الصفت کے آواز پر عہدیدار
محافظ دستہ کو الصفت کا حکم دے۔ اس کے بعد

محافظ دستہ کو عہدیدار سلامی کے لئے تیار کر کے دوسرا امیر

الفاروق حصہ اول پڑھ کر سنائی جائیگی جس کا سننا ہر
افسر اور سپاہی کے لئے ضروری ہوگا۔

۴- اڑھائی بجے بجلی کی آواز پر تمام سپاہی اکٹھے ہونگے۔
نصف گھنٹہ لیکچر اور ایک گھنٹہ کے لئے مصنوعی

جنگ ہوگا۔

۵- بعد نماز عصر عشاء تک چھٹی ہوگی جس میں سپاہی کھانا
کھائینگے اور ڈیوٹیاں سنائی جائینگے عشاء کی نماز کے

بعد ایک گھنٹہ کتاب رحمت اللعالمین پڑھ کر سنائی جائیگی
جس کا سننا ہر افسر و سپاہی کا فرض ہوگا۔ اس کے بعد

ڈیوٹیاں تقسیم ہونگے سپاہی اپنے اپنے خیموں میں آرام
کرینگے۔ ڈیوٹیاں دو قسم کی ہونگی۔

(۱) وہ سپاہی جو کیمپ کا پہرہ دینگے۔
(۲) وہ سپاہی جو تمام رات اونچی آواز سے قرآن شریف

پڑھینگے۔

۶- آخری دن خطبہ دیا جاوے گا۔

ہدایات برائے محافظ دستہ

۱- محافظ دستہ کے عہدیدار کو جو سامان نگرانی میں دیا جائے
اسکی اچھی طرح پڑتال وغیرہ کرنے کے بعد اس کو نگرانی

اور اس کے بعد اپنے متعلقہ نائب امیر عسکر کو اس بات
کی اطلاع دے کہ میں نے فلاں فلاں سامان اپنے

قبضہ میں کر لیا ہے۔

۲- محافظ عہدیدار جب پہرہ کے لئے محافظ سپاہی پہرہ دار
کھڑا کرے تو اس کو تمام سامان گن کر اس کی نگرانی میں

دے۔ جب پہلے محافظ کا پہرہ ختم ہو جائے تو وہ دوسرے
پہرے دار کو باقاعدہ اس سامان کی گنتی دے کر اس کی

نگرانی میں دے اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے۔

۳- جب کوئی افسر عہدیدار یا عسکری اسلحہ خانہ سے کسی
سامان کو حاصل کرنا چاہے یا کوئی سامان رکھنا چاہے

تو اس کی اطلاع پہرہ دار کو ضروری ہونی چاہیے۔

۴- اسلحہ خانہ سے کسی سامان کے چلے جانے یا آ جانے کے
بعد پہرہ دار کا حق ہوگا کہ وہ اس سامان کی اطلاع اپنے

عہدیدار کو دے

۵- ہر کسی خطرہ کے وقت پہرہ دار کو چاہئے کہ وہ اپنے عہدیدار
کو فوراً اس خطرہ سے آگاہ کرے۔

منجانب اداره

حسب خواہش امیر العساکر صاحبان بامید منظری نانا غظم
صاحب اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام امیر العساکر صاحبان اپنا
ایک ایک نام خود منتخب کر سکتے ہیں جو بحیثیت پیشیل افسر
امیر العساکر کے ماتحت کام کریں گے۔
ان کی حیثیت اور اختیارات امیر العساکر کے برابر ہونگے لیکن
مقامی امیر العساکر صاحبان کے ساتھ ان کا افسرانہ یا ماتحتانہ
کوئی تعلق نہ ہوگا۔

اگر "انصار" کے علاوہ دوسرے کوئی لفظ کہے تو پھر یار کا حق ہوگا۔ کہ وہ اس آدمی کو کمپ میں نہ آنے دے۔ جب باہر والا آدمی "انصار" کہے تو پھر یار اسکے جواب میں "مرحبا انصار" کا لفظ کہے۔
(نوٹ) "انصار" کے لفظ کے علاوہ اگر کمپ افسر کوئی دوسرا خفیہ نام تجویز کرے۔ تو اس سلسلہ میں تمام سپاہیوں تک اس نام کو پہنچانا ناظموں کی ذمہ داری میں ہوگا۔
رحکم ادا علیہ محمدیہ عسکریہ

محکمہ اعلیٰ عالیہ محمدیہ عسکریہ

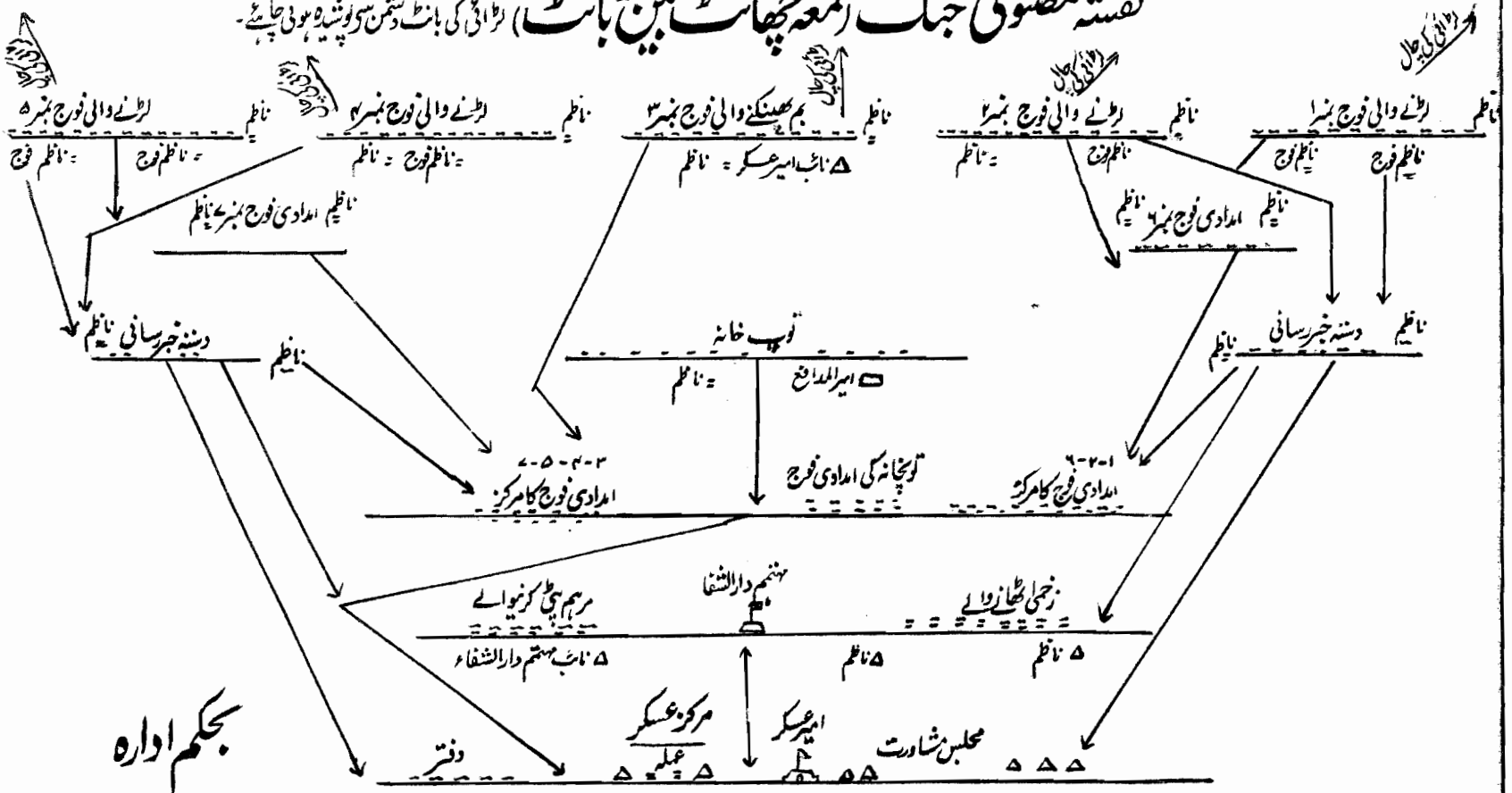
طرف سے ادارہ عالیہ محمدیہ میں مشترکہ درخواست لکھنؤ سے موصول ہوئی ہے کہ جلد از جلد دستور العمل فوج محمدی روانہ کیا جائے۔ ہم سب فوج محمدی میں شامل ہو کر لکھنؤ میں اس تحریک کو رائج کرنے کا بیصلہ کر چکے ہیں۔

لاکھنؤ ۱۵ نومبر، محمد ابراہیم صاحب جلیل احمد صاحب
عبد الرحمن صاحب، علی حسین صاحب، محمد عمر صاحب، حافظ
دین محمد صاحب محمد حسین صاحب، عنایت الدین صاحب،
محمد عظیم صاحب جلیل احمد صاحب وغیرہ کئی اصحاب کی

کاتوازدے۔ اس آواز پر افسر محافظ درسہ کے نزدیک
 پہنچ کر سلامی لے اور پھر ملاحظہ کر کے افٹنشی کا حکم دے
 افٹنشی کے حکم پر میرے دار اپنے پہرہ پر کھڑے رہ گئے
 ۱۴۔ رات کو سو جانے کا بجل بجنے پر تمام کیمپ کی روشنی بجھا
 دی جائے صرف اسلحہ خانہ اور مسجد کی روشنی چلتی رہے گی
 بجل بجنے کے بعد محافظ درسہ کا نائب عہدیدار تمام مہتموں
 میں پھیر کر دیکھے گا۔ کہ تمام روشنی بجھا دی گئی ہے یا نہیں۔
 ۱۵۔ صبح کو روشنی مٹنے پر چھبڈا چڑھانا اور شام کو سورج ڈوبنے
 پر چھبڈا کو اتارنا محافظ عہدیدار کے فرائض میں داخل ہوگا۔
 اور چھبڈا چڑھانے اور اتارنے وقت محافظ درسہ کو
 ”الصدف“ گرنالازی ہوگا۔

۱۶۔ رات کو پہریدار باہر سے آنے والے آدمی کو پچائیں۔ (کون ہے؟ اگر سیاسی ہو تو اس کو انصاف کا لفظ کہنا ضروری ہو گا۔

نقشہ مضوعی جنگ (معہ چھانٹ بین بانٹ)

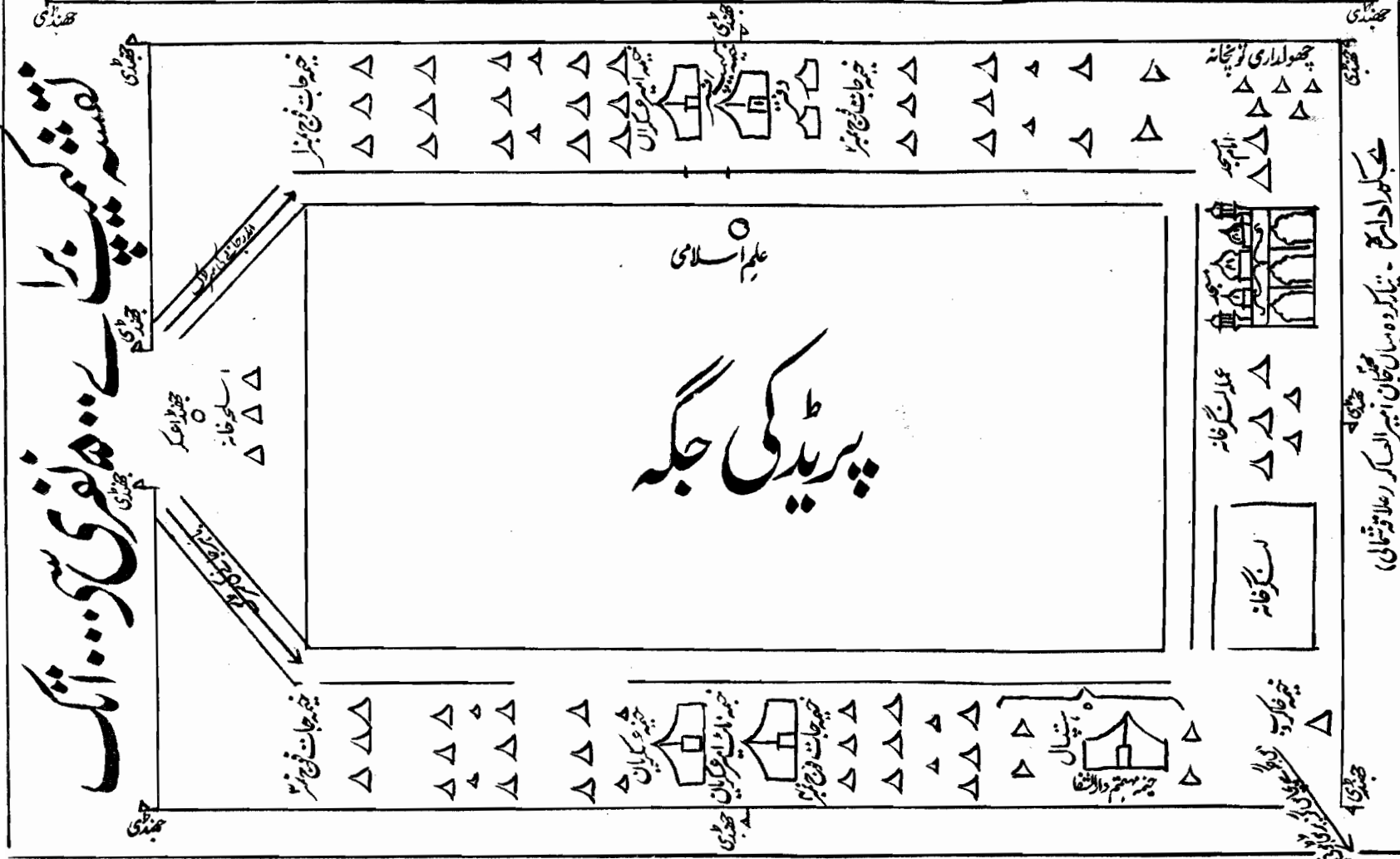
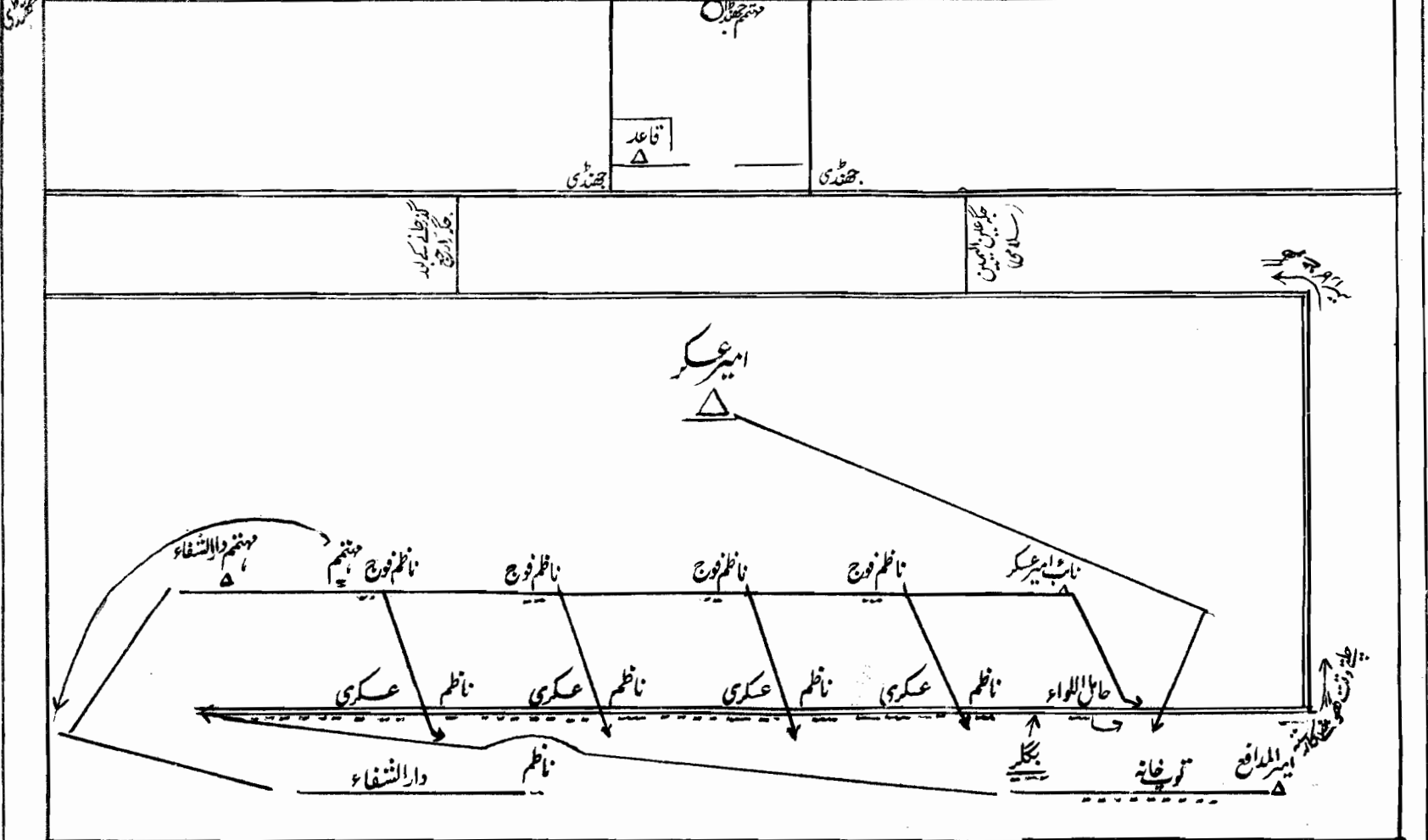


بحکم اداره

تیار کردہ میاں محمد جان امیر العساکر علاقہ شمالی

(نوٹ) تیروں کے نشانات سے فوج کے تعلقات بتائے گئے ہیں۔

نقشہ جھنڈہ کی سلامی کامیران عسکر کا چلنا اور سلامی کرنا چلنے کی حالت تہنیتہ الصفت ہوگی (تہنیتہ الصفت اور چلنے کے راستے تہنیتہ کے ہیں)
(فوطے) تہنیتہ کے نشانات ہوا و فوطے کی جگہیں سجالت
زمین پر تمام لکیروں کے نشانات چونہ سے لگائے جائیں



نقشہ کمپین برائے دھنوری سرائی

جھنڈہ احراج - بنا کردہ میان خان امیر الدار علاقہ تھالی

صفحہ نمبر

فوج محمدی و مجلس مرکزی جہاد لکھنؤ
کی کارگزاری

ملاحظہ

راولپنڈی۔ جب سے شہر راولپنڈی میں انصار المسلمین کا دفتر قائم ہوا ہے لوگ جوق در جوق اس کے نظام کی خوبیوں کو دیکھ کر فوج محمدی میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ انصار المسلمین کے رضا کاروں کی خدمت اسلام کو لوگ ملاحظہ کر کے بغیر معمولی طور پر اس کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

(۱) مسجد صابونیاں والی عرصہ دراز سے غیر آباد پڑی ہوئی تھی۔ اس میں چراغ اور بنی تک موجود نہ تھا۔ نماز باجماعت تو درکنار کافوں تک اذان کی آواز محلہ والوں نے مدت دراز سے نہیں سنی تھی۔ زیر قیادت حضرت مولانا مولوی مولابخش صاحب سابق خطیب جامع مسجد راولپنڈی شہر جماعت نے اس کی باقی کا انتظام کیا۔ اور مسجد کی نظیر اس طرح پر کی کہ تمام کوراکرٹ مسجد سے صاف کر کے اس کے اندر باہر سفیدی کرائی۔ ٹوٹیاں نئے سرے سے لگوائیں اور مولانا مولوی محمد عبدالرحیم صاحب قریشی عباسی نے جو انصار المسلمین کے ممتاز رکن ہیں اپنی خدمات امامت کو محض خوشنودی ذات ختم کیلئے پیش فرمایا۔ اور اس پر اسی دن سے عملدرآمد شروع کر دیا گیا جس کا اثر یہ ہوا کہ صرف ایک ماہ کے عرصہ میں پچیس لاکھ کے دس قرآن مجید پڑھنے والے موجود ہو گئے۔ اور تمام لوگوں نے اس پر از حد حشمت منبأ۔ رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی ایک جید حافظ محمد بشیر صاحب قرآن حکیم سنا کر کے لے لے مقرر کر گئے۔ جہاں تک خیال کیا جاتا ہے یہ پہلا موقع ہے کہ اس مسجد میں مدت مدید کے بعد تراویح باجماعت مع قرآن کے سنانے کے لئے یہ سال محلہ والوں اور مسجد کو نصیب ہوا اور ۲۹ رمضان المبارک کو قرآن پاک کے ختم کا جشن منایا۔ تمام مسجد کو بھڑیلوں اور چھٹیلوں، اور قطعات اسلامیہ سے عروس نوکی طرح سجایا گیا حافظ صاحب کو علاوہ کپڑوں کے جوڑے کے اس چھوٹی سی مسجد کی طرف سے ۳۸ روپے بدیہ پیش کئے شہر خیر تقسیم کی گئی حضرت مولانا خطیب صاحب نے اپنی تقریریں علم و عرفان کے دیا بہار سے یہ اسلامی اور مذہبی مجلس رات کے ایک بجے ختم ہوئی۔

(۲) ورکشاپی محلہ کی مسجد میں قبل ازیں نماز جمعہ نہیں ہوتی تھی۔ اور نہ ہی کبھی ہوتی تھی۔ حضرت مولانا مولوی مولابخش صاحب نے جامع مسجد سے حسب استغنے دیا تو تمام ورکشاپی محلہ اور اکثر مشرقی شہر و گرد و نواح کے اکابر کی استدعا سے مسجد محلہ ورکشاپ میں جمعہ پڑھانا منظور فرمایا۔ رمضان کے آنے کے قبل ایک جمعہ پڑھایا۔ انصار المسلمین کے رضا کاروں نے جماعت کو تمام شہر میں متاد دی کر دی کہ حضرت خطیب صاحب ورکشاپی محلہ کی مسجد میں نماز ادا فرما دینگے جمعہ کے روز خلقت کا اس قدر حورم ہوا کہ لگی کوچوں میں چادریں اور جامنازیں بچھا کر نماز ادا کرتی پڑیں۔ اس تقابلیت کو دیکھ کر انصار المسلمین کے جفاکش مجاہدوں نے آئندہ جمعہ کے لئے وسیع میدان ملحقہ مسجد مذکور بالکل صاف کر کے ساٹھ لاکھ لگوائے اور بانس کے ٹڈے

گلا کر جہنمی کی۔ دوسری مسجد سے پھوپھ اور صفوں کو چمکڑوں پر لا کر میدان پر بچھایا اور سر طرح کی آسائش کو ہم پہنچانے کا جان توڑ کر انتظام کیا تقریباً قریب قریب پانچ حصے اسی انتظام کے ماتحت بڑے شان و شوکت سے ادا کئے گئے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ ادا ہوتے رہینگے۔ تمام شہر اور گرد و نواح کے نمازی خطیب صاحب کے اخلاص اور حق پسندی اور مذہب کی پابندی کے باعث گرویدہ ہو کر خطیب صاحب کے پیچھے آکر نماز اپنے لئے سعادت دین سمجھتے ہیں جب سے خطیب صاحب جامع مسجد سے علیحدہ ہوئے ہیں جامع مسجد ویرانی اور بربادی کا منظر پیش کر کے ایک بھیاں تک صورت میں نظر آ رہی ہے اور اس کی ایک ایک اینٹ ان لوگوں کے حق میں نوحہ خوانی کرتی ہوئی نظر آتی ہے کہ جو لوگ خطیب صاحب کے استغنے کا موجب ہوئے۔ آئندہ کسی دوسری مسجد میں مستقل طور پر عرض کریں گے۔ جامع مسجد کے نزدیک ایک عظیم الشان مکان دفتر انصار المسلمین ایضاً انصار کا یہ پرلیا ہے چوبیس گھنٹے دفتر میں چل پھل لگی رہتی ہے ان اخراجات دفتر کے بوجھ کو خطیب صاحب اپنی گھر سے نا حال برداشت کر رہے ہیں۔ لیکن آئندہ کے لئے پروگرام زیر غور ہے کہ جلد از حد ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جن کی وجہ سے دفتر کو سمیت مالی کے قیام کی صورت میں تقویت پہنچ سکے۔

(۳) رمضان المبارک کے مہینہ میں جامع مسلمان لاوارثوں کے دفن کفن کا باوجود دن کو روزہ رکھنے کے اعلیٰ درجہ کا انتظام کیا۔ اس میں سے دو خبازوں کے دفن کفن سے نووہ ایک نئے رات کے فارغ ہوئے۔ ان خبازوں کے انتظام سے دوسری جماعتوں نے انکار کر دیا تھا۔

(۴) حجتہ الوداع کا ورکشاپی محلہ کے وسیع میدان میں اعلیٰ درجہ پر انتظام کیا گیا۔ تمام میدان وسیع میدان سیارہ کے لئے گیارہ ساٹھان مہیا کئے گئے۔ اندر اور باہر جانے کے گیٹ چھٹیوں اور گول ونگ سے آسانہ کئے گئے۔ دریاں قالین چٹایاں اور فٹنائیں کاپر پر لاکر تمام وسیع میدان کو نماز پڑھنے کے قابل بنا دیا گیا۔ تقریباً ۱۵ ہزار آدمیوں کو مسجد اور وسیع میدان کے پر جو جانے کے بعد سڑکوں اور کچی کوچوں اور ملحقہ مکانات کی چھتوں پر جمعہ ادا کرنا پڑا حضرت خطیب مولابخش صاحب نے رمضان المبارک اور قرآن پاک کے فضائل کے متعلق ایک تاریخی تقریر نہایت موثر لہجہ میں ارشاد فرمائی۔ اور نیز اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ مسلمان جب تک کہ قرآن اور حدیث کے ماتحت اپنی زندگی اور سلف صالحین کی روش کے مطابق اپنا عمل نہ بنا لینگے تب تک کبھی بھی نرقتی کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتے نیز جامع مسجد شہر راولپنڈی کی بربادی کے متعلق کھلے الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ جب تک قرآن کے اصول کے مطابق جامع مسجد کے منتظمین نمازی پر مبنی کار ختم نہ کئے جائیں گے مسجد کی جائداد خورد برد سے نہیں بچ سکتی۔ ورنہ کسی امام کی توفیق قائم رہ سکتی ہے جس پر ہزار ہا مسلمانوں نے تکبیر کے نلک شکاف

نہروں سے آپ کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے بیرویشن پاس کیا۔ اور ڈائری کے نوٹ کرنے والوں نے غالباً حکام بالانک اس چیز کو پہنچا دیا ہوگا۔

(۵) نماز جمعہ کے ادا کرنے کے بعد فوج محمدی کا مہمہ منیڈ کے فوجی مارچنگ ہوا۔ فوج محمدی کے تمام رضا کار نہایت ہی جوش و خروش کے ساتھ بالحداد و وقار منہ میں روزہ رکھتے ہوئے اجتماع میں پہنچے۔ سالار اعلیٰ نے کمانڈ اپنے ہاتھ میں لے کر سڑکی کے بازوئی اور مشہور بازاروں سے گزر کر دفتر انصار المسلمین کے نیچے تکبیر کے نلک شکاف نہروں کے ساتھ جھنڈے کی سلامی کرتے ہوئے نہایت جوش و خروش کے ساتھ ہر امن طریق پر اجتماع کو ختم کیا۔ جب اجتماع فوجی مارچ کرنا ہوا گینچ منڈی میں پہنچا۔ تو بہت سے مسلمانوں نے امیر عسکر کے پاس تحریہ التجا کی کہ ایک جنازہ لاوارث مسلمان کا دیر سے پڑا ہوا ہے۔ باوجود دوسری جماعتوں کے اطلاع دینے کے انہوں نے قطعاً کوئی انتظام نہ کیا جس پر کمانڈ افسر نے نہایت بخیرہ ہشتانی کے ساتھ ان کی التجا کو صرف قبولیت بخشے ہوئے اسی جگہ پر اجتماع کو اور اپنے ایک ماتحت سالار کو امام مسجد شاہ چراغ ملک مان خان کی ڈوٹی لگا دی کہ فوراً جنازہ کو دفتر انصار المسلمین میں پہنچا دے۔ جنازہ جنازہ فوراً دفتر کے سامنے لایا گیا اور رضا کاروں نے اجتماع سے فارغ ہو کر اس کے کفن اور غسل کا انتظام کیا۔ اور قبر کے کھودنے کا بھی رضا کاروں نے بلا کسی تاخیر کے انتہام کر لیا۔ باوجود روزے کی اور مارچنگ کی کوفت کے دیندار رضا کاروں نے نہایت ہی گرم جوشی سے اس کام کو سر انجام دیا۔ اور جنازے کو رات کے ایک بجے دفن کر فارغ ہوئے پس کیا تھا۔ تمام شہر میں اور جامع مسجد میں صدائے آفرین اور شام اش بلند ہوئی تھی۔ اور جماعت انصار المسلمین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کر رہے تھے۔

راولپنڈی میں مرکزی کمیٹی

حالات حاضرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے مجلس مرکزی کے ارباب حل عقد نے یہ مفید کیا ہے کہ اس سال مرکزی کمیٹی راولپنڈی شہر میں منعقد کیا جائے چنانچہ راولپنڈی کی مقامی مجلس نے اس بوجھ کو اپنی کاندھوں پر اٹھائے۔ تو کل اور بھروسہ پر اٹھایا ہے کمیٹی کو کامیاب بنانے کے لئے سر فوٹاکوشن حضرت مولانا مولوی مولابخش صاحب نے مع اپنی جماعت کے شروع کر رکھی ہے انشاء اللہ یہ کمیٹی علاقہ بھر میں اسلامی شان و شوکت کا مظاہرہ ہوگا۔ ہمدردان مذہب اور جماعت کے طالب طرح سے عملی رنگ کے اندر اس کو کامیاب بنانے کے لئے حصہ لے رہے ہیں اور اس دن کے منتظر ہیں کہ جس دن سچے مذہب کے شہداء مولوں کے اجتماع اور فوجی مارچنگ اور مصنوعی جنگ کا مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں یقین ہے کہ دور دور کے شہروں کے مجاہد انصار رضا کار ایشیا و قزاقی کا محبہ بن کر اپنی گرہ سے خرچ برداشت کر کے اس کمیٹی میں داخل ہو گئے۔

(ایم عبداللطیف نائب امیر عسکر)

(فوج محمدی راولپنڈی)

از جناب حافظ محمد اسلم صاحب جیو ایچری
(السلسلہ اشاعت گذشتہ)

ملا رہا تھی۔ وہ کیا ہیں۔

ملا باشتی :- ہاں مسلم ہے۔

ملالہاشنی۔ مجبوراً دباؤ سے۔

کیونکہ ممکن نہیں کہ وہ اس بات کو نہ جاننا ہو، لیکن نہلائے

9-1-1949

افضل ہیں۔ پھر بھی طبعا ان کی محبت پر مجبور ہوئے اور یہ

سکھ

بشرف شادی خانہ آبادی جناب صاحبزادہ مولانا حاجی افتخار احمد صاحب بگوی سلمہ اللہ
نمائے خلف الرشید حضرت مولانا مولوی محمد نصیر الدین صاحب بگوی شہید رحمتہ اللہ علیہ
بھیرہ (پنجاب)

ہے ظہور احمدی کس افتخار اور شان میں اور نصیر الدین والحق جلوہ امکان میں
بن کے مسجود ملائک صورت انسان میں آگیا رحمت کا دولہا اپنی آن اور بان میں
گوندھکر اخلاص کا یہ سہرا سلک جان میں
پیش کرتا ہوں سجا کر کشتی ایمان میں
اک طرف معبود و مسجود اک طرف عبدالغفور میرے آقا ہیں ہر اک عزت میں غالب اور عزیز
عبدہ و رسول کا امتیاز بامتیر طرہ لولاک ہے سنت میں اور قرآن میں
گوندھکر اخلاص کا یہ سہرا سلک جان میں
پیش کرتا ہوں سجا کر کشتی ایمان میں
جامع بھیرہ میں پھر مشق بگ سے نکل اک جاں میں جلوہ افگن ہے دی نورازل
افتخار احمد بنے دولہا وہ حاجی با عمل نخر اتر رہے کیا کم عزت مہمان میں
گوندھکر اخلاص کا یہ سہرا سلک جان میں
پیش کرتا ہوں سجا کر کشتی ایمان میں
خاندان بگ کے روشن ہیں چشم و چراغ علم و فضل چاہوہ تک نہال میں جائے سراغ
ظاہر و باطن کی خوبی میں چھلکتا ہے ایام جان آجاتی ہے جس سے قالب بجان میں
گوندھکر اخلاص کا یہ سہرا سلک جان میں
پیش کرتا ہوں سجا کر کشتی ایمان میں
ہاں مرے مولائری شان عنایت چاہئے اور حبیب اللہ کا فضل حمایت چاہئے
دونوں میں شیر و شکر کی ملاوٹ چاہئے دن سجد آئیں سعادت ہی رہے ہر آن میں
گوندھکر اخلاص کا یہ سہرا سلک جان میں
پیش کرتا ہوں سجا کر کشتی ایمان میں

۵ شوال المکرم ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء

پیشکروہ خادم خاندان بگویکلام حسین منیر جریہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

دیکر

بفضل کبریا زینت فزا ہے دلربا سہرا لبوئے افتخار احمد مرسل ہے سہرہ بھجوا یا
زہے عنبر فشاں عالم سر اسر منظر خوبی کہ رشک گلشن رضواں بہ فضل کبریا سہرا
مہ کامل ضیا پرور میان کہکشاں خوشتر رنج زیبا منور جلوہ گستر پر ضیا سہرا
دور خرمی سے مشتری قاضی گرووں نے دیا رقاصہ افلاک لائی دلکشا سہرا
رہے عنبر فشاں شوگستر و راحت فزا دائم سد آسب گرووں سے رہے نا آشنا سہرا
نسیم لطیف یزداں سے ہے شاداب عطر آگس محمد نسیم
سکون و راحت قلب جہاں ہے پر ضیا سہرا

پیشکروہ دینہ اراحقند خاندان بگویہ - منتری علی بیہ نقشبندی مجددی بھیرہ (پنجاب)

شیعہ میں سے ایک نے کہا کہ وہ بنی حنیفہ میں سے تھے اور
حضرت ابوبکر کے عہد میں ان کے حکم سے بنی حنیفہ کے
ساتھ جو لڑائی ہوئی تھی اس میں گرفتار ہو کر قیدیوں کے ساتھ
آئی تھیں۔

میں پھر حضرت علیؑ نے یہ کیسے جائز سمجھا کہ حنیفہ ظالم کے مال غنیمت
میں سے کینزے کر اس سے اولاد پیدا کریں۔ اس معاملہ میں
تو نہایت احتیاط کی ضرورت تھی۔

ملا باشتی - ہو سکتا ہے کہ حضرت علیؑ نے خود بنی حنیفہ سے بطور
ہبہ کے مانگ لیا ہو۔

میں، اس کی کوئی دلیل؟
اس پر سر طرف خاموشی تھی۔

میں - میں نے قصداً احتیاط رکھی کہ کوئی حدیث یا کوئی آیت آپ کے
سامنے پیش نہ کروں۔ اس لئے کہ ممکن ہے کہ ہم دونوں اسکی
صحت یا اسکی تاویل میں متفق نہ ہوں۔ اور استدلال صرف انہیں
بانوں سے ہو سکتا ہے جو فریقین کے نزدیک مسلم ہوں میرے
یہ دونوں سوالات منتظر و عرت کی بنا پر تھے۔

اس منظر کی لفظ بہ لفظ صحیح صحیح خبریں شاکہک پہنچ گئیں،
اس نے حکم دیا کہ جب علماء باہم جمع ہو کر مکلفات کو اٹھادیں اور ایک
دوسرے کی تکبیر سے دست بردار ہو جائیں۔ او میں ان کا حکم رہوں
اس لئے ہم سب ملا باشتی کے حنیفہ سے ٹکڑا اس مجمع کی طرف چلے
جو حضرت علیؑ کے متصل اس غرض کے لئے جمع ہوا تھا۔

علماء ایران کی تعداد تھی جن میں سے صرف ایک شخص مفتی اردلان
سنی تھا۔ اور باقی سب شیعہ۔ ان میں ممتاز حضرت کے نام میں نے
اسی وقت لکھ لئے تھے۔

(۱) ملا باشتی علی اکبر (۲) مفتی رکاب آقا حسین (۳) ملا محمد امام لاجپان،
رم (۴) آقا شریف مفتی مشہور رضا (۵) مرزا برہان قاضی شروان (۶)
شیخ حسن مفتی اردبیل (۷) مرزا ابوالفضل مفتی قم (۸) حاجی صادق مفتی
جام (۹) سید محمد مددی امام اصفہان (۱۰) حاجی محمد زکی کرمانشاہ (۱۱) حاجی
محمد شامی مفتی شیراز (۱۲) مرزا اسد اللہ مفتی تبریز (۱۳) ملا طالب مفتی
مازندان (۱۴) ملا محمد مددی نائب صدر مشہد (۱۵) ملا محمد مادی مفتی
خطخال (۱۶) محمد موسی مفتی استر آباد (۱۷) سید محمد تقی مفتی قزوین (۱۸)
ملا محمد حسین مفتی سبزدار (۱۹) سید باوا الدین مفتی کرمان (۲۰) سید احمد
مفتی اردلان شافعی۔

افغانستان کے علماء جو سب کے سب حنفی تھے حسب ذیل تھے
(۱) شیخ فاضل ملا حمزہ قلعجانی مفتی افغانستان (۲) ملا امین قلعجانی قاضی
افغانستان (۳) ملا دینا خلعتی (۴) ملا طہ افغانی مدرس مدرسہ نادر آباد۔
(۵) ملا محمد قلعجانی (۶) ملا عبدالرزاق قلعجانی (۷) ملا دلیر ابدالی۔
(باقی)

جواب طلب امور کیلئے واپسی ٹکٹ یا کارڈ آنا
چاہیئے۔ منیجر

علمائے اسلام اور فتوے کفر

از مومن سرحدی

آج کل انگریزی تعلیم کا دور دورہ ہے اور مذہبی تعلیم کو نفرت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ میرے خیال میں سزا میں سے ایک بھی ایسا نہیں ملتا جو دنیاویات کی تعلیم کی ضرورت و اہمیت کو سمجھ دین کرنا ہو۔ سکولوں اور کالجوں سے سزاوارت طلباء سال کا امتحان ہو کر پاس کر لیتے ہیں۔ لیکن دینی مدارس سے صرف چند طلباء فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود حالت یہ ہے کہ اپنی تمام عدم انگریزی فلسفہ سائنس یا سنی وغیرہ پڑھنے کے بعد جو طالب علم کالج سے نکلتا ہے وہی سمجھتا ہے کہ مجھے دنیاویات یا مخصوص قرآن و حدیث پر پورا عبور حاصل ہو گیا اور اگر کوئی شخص ولایت سے بھی ہو آئے تو وہ تو اپنے تئیں ایک مجتہد سے کم نہیں سمجھتا وہ یہ خیال کرتا ہے اور دین کی چوٹ کھتا ہے کہ علمائے کرام کے دماغ سیکھ ہوئے نہیں ہیں۔ اور دین کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ دین کو اگر سمجھیں تو فرنگ کے پیچھے اور لاد مذہب آدمی۔ کوئی توروں کی اشتہاریت پر لپٹے کوئی ٹھلکے نازی پارتی پر اور کوئی کسی اور کے نقش قدم پر چلے کہ قوم کو بھی اوصافے جانا چاہتا ہے۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ پریس کی آزادی کی وجہ سے سرکس و سائیکس اپنے مذہب و عقائد قرآنیہ اور حقیقت اسلام کو کتابوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ شائع کر رہے اور علمائے کرام اپنی بے لفاظی کی وجہ سے اس قدر شر و شاعت نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ علوم دینی سے بے بہرہ اور تعلیم جدید کے ماحرب گراہ کرنے والوں کی چکنی چپڑی باتوں کو دیکھتے ہیں۔ اور ان میں انکو آسانیاں نظر آتی ہیں۔ تو وہ اذھیچک جاتے ہیں۔ اور توجہ لاطعی کے حق و باطل کو پرکھ نہیں سکتے۔ اور یہی سمجھتے ہیں کہ اگر قرآن و حدیث کو سمجھا جائے تو یہی شخص سمجھا جائے۔ اور علمائے کرام غلطی پر ہیں۔ اور جب علمائے کرام اپنے فریضہ تبلیغ کے ماتحت عوام کو اسکے کفریات کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ تو یہ لوگ علماء پر برس پڑتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ علمائے کرام نے اپنی عمر تحصیل علوم دینیہ میں صرف کی ہیں اور انگریزی تعلیم یافتوں نے ایک ماہ بھی علوم دین پر نہیں لکھا۔ تو ان کی نسبت علمائے کرام سے کیا ہو سکتی ہے۔ اور علمائے کرام کی رائے کے آگے انکی رائے کی کیا وقعت ہو سکتی ہے اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ کوئی یہ مولوی بڑے ٹنگ نظر اور متعصب ہیں اور ان باتوں پر کفر کے فتوے دیدیتے ہیں۔ مولوی کیا میں کفر سازی سکی مشینیں ہیں جس کو اپنی رائے کے خلاف دیکھا جھٹکا کافر کہ دیا۔ اسلام میں تفرقہ ڈال رہے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَقِيَ الْإِسْلَامَ الْإِسْلَامَ هَسْتُمْ مَوْحِنًا یعنی جو شخص نہیں اسلام علیکم کہے اس کو بھی کافر کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ قَالَلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ اور فرمایا: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاهْلًا ذَهَبَتْ عَنْهُ لُكَاةُ الْمُسْلِمِ الذَّحَى لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ وَلَا تَخْضَعُوا لِلدِّينِ ذِمَّتَهُ یعنی جو شخص لا الہ الا اللہ کہے ہمارے ساتھ نماز پڑھے

ہمارے قبلہ کی طرف نہ کرے ہمارا ذبح کھائے وہ مسلم ہے۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لَا تَخْضَعُوا أَهْلَ الْقِبْلَةِ لِبَنِي إِسْرَءِیْلَ قبلہ کو کافر نہیں سمجھتے اور فقہائے کرام کا قول ہے کہ جس شخص میں ۹۹ علامات کفر ہوں اور ایک اسلام کی تو اسے کافر نہیں کہنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں آج کل بعض جاہل فرب خورہ امتیاض بھی کر دیتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسول نے کسی کو کافر نہیں کہا۔ قرآن مجید میں کسی پر کفر کا فتوہ نہیں لگایا گیا مگر آج کل مولوی لوگوں کو کافر کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے ان مٹی لٹوں کو دور کرنے کے لئے یہ مضمون حوالہ کیا جاتا ہے کہ جب قرآن مجید احادیث اور اقوال فقہاء اس بارے میں موجود ہیں تو علمائے کرام کفر کے فتوے کیوں لگاتے ہیں۔ اس مضمون میں انگریزی تعلیم یافتوں کے دلائل بیان ہو چکے۔ ان کا جواب دینے سے پہلے دلائل اثبات پیش کرتا ہوں۔

۱۔ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَهُ وَاعْدَ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا پارہ ۵ ع ۱۰

۲۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُوا بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ مِنْهُ لَا يَحْدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيَسْمَعُوا تِلْكَ آيَاتِ اللَّهِ فَهُمْ يَخْشَوْنَ وَأَقْوَمُ الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ سورۃ روم ع ۴

۵۔ قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلُوبُنَا لَكَ قَدْ خَلَتْ أَعْيُنُنَا عَنْ رُبِّكَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْيُنُنَا وَقَدْ كَفَرْنَا بِهِ جَدًّا أَمَا قُلُوبُ النَّاسِ كَذِبَةٌ خَلَتْ عَنْ رَبِّكَ يَوْمَ تَحُشُّونَ الْأَعْرَابَ لِقَاءَ رَبِّكَ إِنَّهَا شَرٌّ قَبْلَ الْكَافِرِينَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ خُصْمَاتِ الْكَافِرِينَ سورۃ النحل آیت ۱۰۴

۶۔ اذْجاءك المنفقون قالوا انشهد اذك لرسول الله والله لعلم اذك لرسول الله والله يشهد ان المنفقين لكن في سورة منافقون آیت ۱

۷۔ لَا تَحْزَنْ رَأَيْتَ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِسْلَامِكُمْ فَتَالِقَاتِ الْآثَاتِ لَيْسَ خَدَاةُ كَرِيمٍ جَلَّ وَعَلَانِ آيَاتِ اللَّهِ فِي تَوَالِيهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۸۔ کا محاذ کرتے ہیں نہ اہل قبلہ کا نہ لالہ اللہ کہنے والے کا نہ نماز پڑھنے والے کا اور نہ ذبیح کھانے والے کا اور نہ کسی اور کام کا۔ بلکہ علی الاعلان بلا استثناء حکم جاری کر رہے ہیں۔

۹۔ پہلی آیت: مومن کے قاتل کو ابدی جہنم غضب الہی لعنت اور عذاب عظیم کا سزاوار بنادیں گے دوسری آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جھگڑاؤں میں حکم نہ بنانے والا لکھا کہ شرعیت کو چھوڑ کر رواج پر چلنے والوں اور حضور کے پیچھے کو بے چون و چرا تسلیم نہ کرنے والوں پر رش و دھوکے سے فتویٰ لگایا جا رہا ہے۔ کہ وہ سرگزر مومن نہیں ہو سکتے۔ تیسری آیت میں دوبار رسالت میں حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے آواز مبارک ہے آواز بلند ہونے پر تمام اعمال کے ضائع ہونے کی اطلاع اور تنبیہ کی جارہی ہے۔ چونکہ آیت میں نماز پڑھنے والوں کو مشرک بنایا جا رہا ہے، پانچویں آیت میں اعراب کے ایمان کی تصدیق نہیں کی جارہی۔ حالانکہ وہ اسلام لائے ہیں چھٹی آیت میں منافقوں پر جھوٹے ہونے کا فتویٰ لگ رہا ہے ساتویں آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے استہزا کرنے والوں کو فرمایا جا رہا ہے کہ تمہارے کفریات کی اسلامی ناول بھی تمہارے سامنے لکھ دیں۔ تمہارے عذر قابلِ سماعت نہیں، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے۔

اس قسم کی بہت سی آیت قرآن مجید میں موجود ہیں لیکن اقتدار کے لئے اس پر اکتفا کیا گیا۔ (باقی آئندہ)

گوہر مہر

(از صاحب نقی احمد قادیان)

مزا رحم لاکھ ہوں باطل کے لشکر صفت ہو کر رہ حق و صداقت پر چلوں گا سر رکھت ہو کر اگر آئی ہے ساعت شان اسلامی سے جاں دوں گا اگر سے زندگی باقی، جیوں گا با شرف ہو کر کہاں ملتا ہیں تیر بلا سے بچ کے رہنے ہیں مزا جو مل گیا سینہ سپر ہو کر، ہدف ہو کر تری صحبت سے کیا حاصل ہیں لے بھر لے پلاں اگر لاکھوں برس بھی ہم جئے پوت اور خرف ہو کر میرے مرحوم اربانوں کا مرقدو سیکھتے جا میں اگر گزریں کبھی ویرانہ دل کی طرف ہو کر اگل دے گی کبھی طبع زماں وہ گوہر معنی ازل سے کر رہی ہے پرورش جس کی صدف ہو کر مرے نالے ہیں گئے شورا فگن دہر میں برسوں کو اے کوں بن کر اور صدائے خجک و دف ہو کر

برق آسمانی

جس میں میرزا نے قادیان کی اپنی قلم سے اس کے سوانح و عقائد، و عبادات و معاملات و کارنامے تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں نور الدین اور میرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد مشاہدات مسیح علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب نے میرزاؤں کا ناطقہ زبہ کر دیا ہے۔

رعانی قیمت ہر

ملنے کا پتہ منبر شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

